السّلام علیکم ورحمۃ اللہ مفتی صاحب قبلہ ہمیں یہ بتایا جائے کہ تجارت کرنے کیلئے فقہائے اسلام کے یہاں کیا بنیادی اصول وضوابط ہیں خاص طورسے فقہ حنفی میں۔ مدلّل جواب سے نوازا جائے۔ سائل مولانا محمد حاتم المصباحی نوتنوا مغربی چمپارن۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جواب۔ فقہائے احناف کے نزدیک تجارت کے اصول قرآن وسنت کی روشنی میں منضبط کیے گئے ہیں۔ حنفی فقہ میں تجارت کے جائز اور ناجائز پہلوؤں پر تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے۔ ان اصولوں کی بنیاد انصاف، دیانتداری، باہمی رضامندی، اور حلال وحرام کی تمیز پر ہے۔

1۔ تجارت کا جواز اور اس کی ترغیب

فقہائے احناف کے مطابق تجارت ایک جائز اور مستحب عمل ہے، بشرطیکہ وہ شریعت کے دائرے میں ہو

امام سرخسی (المتوفی 483ھ) رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں

"والتجارة من أصول المكاسب، وهي من أفضل وجوه الكسب إذا كان على طريق الأمانة والصدق". (المبسوط، ج12، ص3)

ترجمہ: "تجارت کسبِ معاش کے اصولوں میں سے ہے اور اگر امانت وصدق پر مبنی ہو تو سب سے بہترین ذریعۂ معاش ہے۔"

2۔ اصولِ تجارت (بیع کی شروط)

فقہائے احناف نے تجارت کے لیے چند بنیادی اصول وشرائط مقرر کی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(i) باہمی رضامندی (التراضي)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "**إِلَّآ أَنۡ تَكُونَ تِجَارَةً عَنۡ تَرَاضٍ مِّنۡكُمۡ**" (النساء: 29)

ترجمہ: "مگر یہ کہ کوئی تجارت باہمی رضامندی سے ہو۔"

فقہائے احناف کے نزدیک خرید و فروخت میں فریقین کی رضامندی ضروری ہے، اور کسی بھی قسم کا جبر و اکراہ ممنوع ہے۔

(ii) مبیع (فروخت ہونے والی چیز) کا حلال اور معلوم ہونا

حنفی فقہ میں فروخت ہونے والی چیز کے متعلق شرط ہے کہ:

وہ حلال ہو، حرام چیزوں جیسے شراب، سور کا گوشت، مردار وغیرہ کی خرید و فروخت جائز نہیں۔

وہ معلوم و متعین ہو، کسی مجہول یا غیر موجود چیز کی فروخت (بیع معدوم) جائز نہیں۔ وہ ملکیت میں ہو، یعنی فروخت کرنے والے کے پاس موجود ہو۔ چنانچہ امام سرخسی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "**ولا يجوز بيع ما ليس عند الإنسان، لأنه غرر ونوع من الخداع**". (المبسوط، ج12، ص194)

ترجمہ: "جو چیز انسان کے پاس موجود نہ ہو، اس کی بیع جائز نہیں، کیونکہ یہ غرر اور دھوکہ ہے۔"

(iii) قیمت (ثمن) معلوم اور طے شدہ ہو

حنفی فقہ میں قیمت کا واضح ہونا ضروری ہے۔ اگر قیمت میں ابہام ہو، تو بیع فاسد ہو گی۔ امام کاسانی (المتوفی 587ھ) فرماتے ہیں: "**يشترط في الثمن أن يكون معلومًا، لأن الجهالة فيه تُفضي إلى المنازعة**". (بدائع الصنائع، ج5، ص134)

ترجمہ: "ثمن (قیمت) کا معلوم ہونا شرط ہے، کیونکہ اس میں جہالت نزاع کا سبب بنتی ہے۔"

(iv) دھوکہ، فریب اور سود (ربا) کی ممانعت

احناف کے ہاں تجارتی معاملات میں کسی بھی قسم کے دھوکہ (تدلیس) اور ناجائز منافع خوری کی اجازت نہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: "**من غشنا فليس منا**." (مسلم، حدیث101)

ترجمہ: "جس نے دھوکہ دیا، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

اسی طرح سود (ربا) کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے، اور یہ ہر صورت ناجائز ہے۔ امام مرغینانی (المتوفی 593ھ) لکھتے ہیں:

"**والربا محرم بالنص، ولا يجوز في البيع والشراء**". (الهداية، ج3، ص5)

ترجمہ: "سود نصِ شرعی سے حرام ہے، اور خرید و فروخت میں اس کی کوئی گنجائش نہیں۔"

(v)خرید و فروخت میں دھوکہ نہ ہو (غرر کی ممانعت)

حنفی فقہ میں کسی بھی قسم کے غیر یقینی (غرر) سودوں سے اجتناب ضروری ہے، جیسے اندھیرے میں چیز خریدنا یا ایسی چیز بیچنا جس کا وجود یقینی نہ ہو۔ "والغرر منهيٌّ عنه، لأنه يؤدّي إلى التنازع". (بدائع الصنائع، ج5، ص155)

ترجمہ: "غرر (غیر یقینی معاملہ) ممنوع ہے، کیونکہ یہ تنازع کا سبب بنتا ہے۔"

نیز مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کے اصول تجارت کو بھی دلائل کے ساتھ ملاحظہ کریں:

1۔ مالکیہ کے یہاں تجارت کے اصول

امام ابن رشد المالکی رحمہ اللہ تعالیٰ (المتوفی 595ھ) تجارت کے اصول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "وأما التجارة، فإنها لما كانت ضرورية في المعاش، وكان الإنسان محتاجًا إليها، وجب أن تكون على قوانين العدل والصدق". (بداية المجتهد ونهاية المقتصد، ج2، ص108)

ترجمہ: "تجارت چونکہ زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے اور انسان کو اس کی حاجت ہوتی ہے، اس لیے واجب ہے کہ یہ عدل اور سچائی کے قوانین پر مبنی ہو۔"

2۔ شافعیہ کے یہاں تجارت کے اصول

امام النووی الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ (المتوفی 676ھ) تجارت کے متعلق لکھتے ہیں: "ولا يجوز في البيع الغرر، ولا بيع المجهول، ولا ما فيه تدليس أو غش، لقوله ﷺ: (من غشنا فليس منا)". (المجموع شرح المہذب، ج9، ص337)

ترجمہ: "بیع میں دھوکہ، مجہول چیز کی فروخت، اور ایسا معاملہ جس میں تدلیس یا فریب ہو، جائز نہیں ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: 'جو ہمیں دھوکہ دے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔'"

3۔ حنابلہ کے یہاں تجارت کے اصول

امام ابن قدامۃ الحنبلی (المتوفی 620ھ) رحمہ اللہ تعالیٰ تجارت کے اصول ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "وَيَجِبُ عَلَى التَّاجِرِ أَنْ يَتَّقِيَ اللهَ فِي مَعَامَلَاتِهِ، وَيَجْتَنِبَ الْبَيْعَ الْمَحْرُومَ وَالرِّبَا، فَإِنَّهُ مَنْ أَكَلَ الرِّبَا فَقَدْ حَارَبَ اللهَ وَرَسُولَهُ". (المغني، ج4، ص3)

ترجمہ: "تاجر پر واجب ہے کہ وہ اپنے معاملات میں اللہ کا خوف رکھے، حرام بیع اور سود سے بچے، کیونکہ جو سود کھاتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتا ہے۔"

اسلامی تجارت کے عمومی اصول

مندرجہ بالا فقہی اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی تجارت کے بنیادی اصول درج ذیل ہیں:

1۔ صدق و امانت - تجارت میں دیانتداری اور سچائی لازم ہے۔

2۔ غرر اور دھوکہ ممنوع - ہر قسم کے دھوکہ، تدلیس اور غیر یقینی (غرر) معاملات سے اجتناب کیا جائے۔

3۔ سود (ربا) کی ممانعت - کسی بھی قسم کا سودی لین دین ممنوع ہے۔

4۔ حرام اشیاء کی خرید و فروخت سے اجتناب - ناجائز اور حرام اشیاء جیسے شراب، خنزیر اور دیگر ممنوعہ چیزوں کا کاروبار جائز نہیں۔

5۔ معاہدے کی پاسداری - تجارتی معاملات میں کیے گئے وعدوں کو پورا کرنا ضروری ہے۔

یہ تمام اصول اسلامی شریعت کی بنیاد پر تجارتی لین دین کو منظم کرتے ہیں، تاکہ ایک منصفانہ اور شفاف کاروباری ماحول تشکیل دیا جا سکے۔

ھذا ما ظھر لی والعلم عند ربی وھو أعلم بالصواب۔

کتبہ

ابو الحماد محمد اسرافیل حیدری المداری

دار الافتاء جامعہ عربیہ مدار العلوم مدینۃ الاولیاء مکنپور شریف کانپور نگر

نوٹ

مداریہ دارالافتاء سے شائع ہونے والے سبھی فتووں کو حاصل کر سکتے ہیں

On Madaarimedia.com

LIKE SHARE